## سوال

(207)اگر صاحب استطاعت آدمی حج کرنے سے پہلے فوت ہو جائے

## جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ایک آدمی پر حج فرض ہوچکا تھا لیکن وہ ادائیگی حج سے پہلے ہی فوت ہو گیا تو کیا اس کے ترکہ سے اس قدر رقم الگ کر لینا چاہیے جو حج کے لئے کافی ہو یا وہ ترکہ ورثاء میں تقیم ہو گا۔

---

# الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

جس آدمی پر حج فرض ہوچکا ہو لیکن وہ کسی وجہ سے پہلے ہی فوت ہو جائے تو اس کی جائیداد میں تقسیم سے پہلے اتنی رقم الگ کر لی جائے جس سے حج ہو سکتا ہو پھر کسی معقول شخص کو حج کے لئے بھیجا جائے جو میت کی طرف سے حج کرے بشرطیکہ جسے بھیجا جائے، اس نے پہلے اپنا حج کر لیا ہو، جیسا کہ حدیث میں ہے کہ ایک عورت نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ! میری والدہ نے حج کرنے کی نذر مانی تھی لیکن وہ ادائیگی سے پہلے ہی فوت ہو گئی ہے تو کیا میں اس کی طرف سے حج کروں؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں، تم اس کی طرف سے حج کرو۔ ''پھر فرمایا: ''اگر تیری والدہ پر کسی کا قرض ہوتا تو کیا اسے ادا کرتی؟ اس نے عرض کیا کیوں نہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ کا قرض بھی ادا کرو کیونکہ اس قرض کی ادائیگی زیادہ ضروری ہے۔'' [1]

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جس طرح میت کے اصل مال سے اس کے ذمے قرض کی ادائیگی ضروری ہے، اسی طرح اللہ تعالیٰ کا قرض بھی اس کے مال سے ادا کرنا ضروری ہے، خواہ میت نے اس کے متعلق وصیت کی ہو یا نہ کی ہو۔ حج کی رقم منہا کرنے کے بعد باقی رقم ورثاء میں قابل تقسیم ہو گی۔ لہٰذا ایسے حالات میں میت کے ذمے حج کی ادائیگی کا بندوبست ضرور کیا جائے۔ (واللہ اعلم)

---

[1] صحیح البخاري، الصید: ۱۸۵۲۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

**فتاویٰ اصحاب الحدیث**

**جلد4۔ صفحہ نمبر:204**

**محدث فتویٰ**